

تو نے کس لیے کاشت کرتے ہیں ؟
 چونکہ تو نے درویشوں کے کشکول بھی بنتے ہیں، اس لیے کہا کہ باغبان
 شراب کی بھیک مانگنے کے لیے تو نے بوئے ہیں۔

شعر سے یہ بھی ظاہر ہے کہ باغ اور شراب باہم لازم و ملزوم ہیں۔
 ۳۔ مشرح : اے محبوب حقیقی ! بے شک و شبہ کائنات کی ہر
 شے میں تیرا جلوہ نظر آتا ہے۔ گویا تو ہر وجود میں چھپا ہوا ہے، لیکن ساتھ
 ہی ظاہر ہے کہ تجھ ایسی کوئی چیز نہیں۔ یہ لیس مکملہ شینا کا ترجمہ ہے۔
 نیز تمام اشیا کہ اجسام ہیں اور وہ ذات پاک جسمانیات سے بالکل منزہ ہے۔

۴۔ مشرح : خبردار ! مہستی کا دھوکا نہ کھانا۔ کوئی کتنا ہی کہے کہ
 خدا کے سوا کسی کا وجود ہے، ہرگز نہ ماننا۔ اس کے سوا وجود کوئی نہیں۔
 ۵۔ لغات : اُردی : مراد ہے اُردی بہشت، جو ایران میں
 شمسی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ بہار کا بھی یہ دوسرا ہی مہینا ہے، جس میں
 سبزہ و گل کی بہتات کمال پر پہنچ جاتی ہے۔

دے : شمسی سال کا دسواں مہینا، جو بھرپور خزاں کا مہینا ہے۔
 مشرح : مرزا غالب کے اس شعر کا بنیادی مضمون ہے۔
 تعرف الاشیاء باضداد ہا یعنی چیزیں ایک دوسرے کی ضد سے پہچانی جاتی
 ہیں۔ خوشی کا احساس غم کے احساس پر مبنی ہے اور خزاں کا احساس بہار
 کے احساس پر موقوف ہے۔

کہتے ہیں، دل سے مسرت و شادمانی کا احساس محو کر ڈال تا کہ غم کے
 احساس سے محفوظ ہو جائے۔ اگر تو بہار کی آمد سے خوش نہ ہوگا تو خزاں
 کی آمد تیرے لیے رنج و غم کا پیغام نہ بن سکے گی۔ جو شخص نشاط بہار کا خوگر
 نہ ہو، اسے خزاں کی افسردگی چھو بھی نہیں سکتی۔

۶۔ لغات : قدح : شراب کا پیالہ۔